(S_1997_6_408_415)

سپریم کورٹ رپورٹس (1997) SUPP. 6 ایس سی آر

کوٹا پرکاش اور دیگران

بنام

ریاست کیرالہ

11 دسمبر 1997

[ایم۔کے۔مکھرجی اور کے۔ٹی۔تھامس، جسٹسز]

تعزیرات ہند 1860: دفعات 149، 302/149 اور 307/149۔

گروہی دشمنی۔ مشتعل ہجوم نے پی ڈبلیو۔7 کے گھر کو گھیر لیا اور متوفی کو قتل کرنے اور دوسروں کو زخمی کرنے کی کوشش کی۔ اس کے بعد، ہجوم نے تقریباً آدھا کلومیٹر تک متوفی کا تعاقب کیا اور اسے مار ڈالا۔ اس بات کا کوئی ثبوت نہیں تھا کہ پانچ ملزمین نے متوفی کا پیچھا بھی کیا تھا۔ منعقد: وہ شخص جو جرم کے ارتکاب سے پہلے غیر قانونی اجتماع کا رکن نہیں ہے، آئی پی سی کی دفعہ 149 کی مدد سے جرم کے لئے ذمہ دار نہیں۔ معاملے کے حالات میں یہ حتمی نتیجہ اخذ نہیں کیا جا سکتا ہے کہ پانچ ملزمین اس غیر قانونی اجتماع کے ممبر بھی رہے جس نے متوفی کو قتل کیا۔ وہ قتل کے لئے اپنی ذمہ داری کے بارے میں معقول شک کا فائدہ اٹھانے کے حقدار ہیں۔ تاہم، وہ دفعہ 367/149 کے تحت جرم کے ذمہ دار ہیں۔

پانچوں اپیل کنندگان کو جرم کی پاداش میں سزا سنائی گئی اور ان کی سنائی گئی سزا دفعات 143، 147، 447، 449، 324، 326 اور 302 کے تحت تعزیرات 1860 کی دفعہ 149 کے ساتھ پڑھی گئی۔ عدالت عالیہ نے پانچوں اپیل کی سزاؤں کو برقرار رکھا۔ اس لیے یہ اپیل۔

استغاثہ کے مطابق، پانچ ملزمین سمیت مشتعل ہجوم نے پی ڈبلیو-7 کے گھر کو گھیر لیا اور مذکورہ گھر کی کھڑکیوں پر پتھراو اور ہتھوڑے مارنا شروع کر دیئے۔ یہ محسوس کرتے ہوئے کہ وہاں رہنا محفوظ نہیں ہے، متوفی نے دروازہ کھولا اور اپنی جان بچانے کے لئے بھاگ گیا۔ اس کے بعد ہجوم نے متوفی کا تقریباً آدھا کلومیٹر تک پیچھا کیا اور ایک کے کے گھر پہنچا جہاں انہوں نے متوفی کو مار ڈالا۔ مقدمے کی سماعت کے دوران پی ڈبلیو-2 نے کہا تھا کہ پی ڈبلیو 7 کے گھر کو گھیرنے والے تمام افراد متوفی کے پیچھے کے کے گھر نہیں گئے جہاں متوفی کی موت ہوئی تھی۔

اپیل نمٹاتے ہوئے عدالت

منعقد: 1۔ تعزیرات ہند 1860 کی دفعہ 149 کے تحت کسی غیر قانونی اجتماع کے ذریعہ کئے گئے کسی خاص جرم کے لئے کسی شخص کو ذمہ دار ٹھہرانے کے لئے یہ حتمی طور پر ثابت کرنا ضروری ہے کہ وہ اس جرم کے ارتکاب کے وقت غیر قانونی اجتماع کا رکن تھا۔ دوسرے لفظوں میں، اگر ملزم جرم کے ارتکاب سے پہلے غیر قانونی اجتماع کا رکن نہیں رہ جاتا ہے تو اسے دفعہ 149 آئی پی سی کی مدد سے جرم کا ذمہ دار نہیں ٹھہرایا جا سکتا ہے۔ چونکہ فوری معاملے میں اس امکان کو خارج نہیں کیا جا سکتا ہے کہ اپیل کنندگان نے متوفی کا پیچھا نہیں کیا ہوگا، جب ہجوم کا دوسرا رکن کے کے گھر گیا اور اسے قتل کر دیا، لہذا وہ قتل کے لئے اپنی ذمہ داری کے بارے میں معقول شک کا فائدہ اٹھانے کے حقدار ہیں/ اس بات کا کوئی ثبوت نہیں ہے کہ پانچ اپیل کنندگان نے بھی متوفی کا پیچھا کیا تھا۔ لہذا یہ حتمی نتیجہ اخذ نہیں کیا جا سکتا کہ پانچوں اپیل کنندگان بھی غیر قانونی اجتماع کے رکن رہے۔ [414-بی-ڈی]

2. لہذا ثابت شدہ حقائق اور حالات میں پانچوں اپیل کنندگان کے خلاف واحد حتمی نتیجہ یہ اخذ کیا جا سکتا ہے کہ وہ ایک غیر قانونی اجتماع کے رکن تھے جس نے متوفی کے قتل کا مشترکہ مقصد شیئر کیا تھا اور یہ کہ اپنے مشترکہ مقصد کو آگے بڑھاتے ہوئے انہوں نے مجرمانہ طور پر پی ڈبلیو-7 کے گھر میں گھس کر اس کے قتل کی کوشش کی تھی۔ نتیجتاً، متوفی کے قتل کے لئے دفعہ 302 / 149 آئی پی سی کے تحت پانچ اپیل کنندگان کی سزا کو برقرار نہیں رکھا جا سکتا ہے، لیکن وہ پی ڈبلیو-7 کے گھر میں متوفی کے قتل کی کوشش کرنے کے لئے دفعہ 307 اور دفعہ 149 آئی پی سی کے تحت جرم کے لئے ذمہ دار ہوں گے۔ [414-ڈی-ایف]

فوجداری اپیلیٹ کا دائرہ اختیار: فوجداری اپیل نمبر 1949-1947 آف 1996۔

فوجداری اپیل نمبر 94/36-334 میں کیرالہ عدالت عالیہ کے 26.2.96 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل کنندگان کے لئے وی۔اے۔ارونا چلم اور آر ستیش۔

جواب دہندہ کے لئے جی۔پرکاش۔

عدالت کا فیصلہ بذریعہ سنایا گیا:

ایم کے مکھرجی، جسٹس سیشن جج تھالاسیری نے چودہ افراد کے خلاف فسادات، مجرمانہ تجاوزات، قتل اور دیگر جرائم کا مقدمہ چلایا تھا۔مقدمے کی سماعت ان میں سے چار کو بری کرنے اور دیگر دس کو دفعہ 143، 147، 447، 449، 427، 324، 326 اور 302 کے ساتھ دفعہ 149 آئی پی سی کے تحت جرم اور سزا کے حکم کے ساتھ ختم ہوئی۔ایک مشترکہ فیصلے کے ذریعے اپیلوں کو نمٹاتے ہوئے عدالت عالیہ نے ان میں سے پانچ کو بری کر دیا لیکن ہمارے سامنے موجود پانچ اپیل کنندگان کی سزاوں اور جرائم کو برقرار رکھا (جنہیں ٹرائل کورٹ میں اے 1، اے 4، اے 6، اے 7 اور اے 8 کے طور پر نامزد کیا گیا تھا اور اس کے بعد اس کا حوالہ دیا جائے گا)۔

2. مختصر طور پر بیان کیا گیا ہے، استغاثہ کا مقدمہ درج ذیل ہے:

(الف) وشوناتھن (متوفی) راشٹریہ سیوک سنگھ (آر ایس ایس) کا رکن تھا جبکہ درخواست گزار کمیونسٹ پارٹی (مارکسوادی) اور (سی پی ایم) کے ہمدرد ہیں۔ان دونوں جماعتوں کے درمیان دیرینہ سیاسی دشمنی ہے اور یہ کچھ اسکولوں کے طلباء تک پہنچ گئی ہے۔3 اگست، 1989 کو صبح 9 بجے کے لگ بھگ کیرالہ اسٹوڈنٹس یونین (کے ایس یو) اور اکھل بھارتیہ ودیا پریشد (اے بی وی پی) (جو آر ایس ایس سے وفاداری رکھتے ہیں) کے گورنمنٹ ہائی اسکول، ارولی، پپنیسری کے طلبہ کے ایک گروپ نے مقامی گورنمنٹ انجینئرنگ کالج

کے طلبا کو دی جانے والی ناکافی سہولیات کے خلاف احتجاج کے طور پر ہڑتال کا سہارا لیا۔ طلبہ کے ایک اور گروپ نے، جو سی پی ایم اور اس کے اسٹوڈنٹ ونگ یعنی اسٹوڈنٹس فیڈریشن آف انڈیا (ایس ایف آئی) کے ممبروں کے ہمدرد تھے، ہڑتال کی مخالفت کی۔ اس معاملے پر دونوں گروہوں کے درمیان جھڑپوں کا تبادلہ ہوا۔ ہنگامہ آرائی کے بعد اپیل کنندگان سمیت سی پی ایم سے تعلق رکھنے والے کچھ بیرونی لوگ اسکول کے احاطے میں آئے اور اے بی وی پی سے تعلق رکھنے والے کچھ طلبا کی پٹائی کی۔

(ب) تھوڑی دیر بعد آر ایس ایس کے ایک مقامی رہنما وشوناتھن (متوفی) کو پرتھ راجیش (پی ڈبلیو 5) کے ساتھ وہاں آئے اور کھلے عام کہا کہ اگر کوئی تنظیم اے بی وی پی کے طلبا پر حملہ کرنے کی ہمت کرے گی تو اسے اچھا سبق سکھایا جائے گا اور پھر وہاں سے چلے گئے۔ مرلی دھرن (پی ڈبلیو 2)، پرمود (پی ڈبلیو 3) اور ان کے گروپ کے کچھ دیگر طالب علم اس کے بعد کچیری ہلز چلے گئے جہاں آر ایس ایس کا ایک سکھا ہے، (ایک ایسی جگہ جہاں آر ایس ایس کے کارکن اپنی تنظیمی سرگرمیوں کے لیے ملتے ہیں)۔ راستے میں ان کی ملاقات راجندرن اور جے راجن (پی ڈبلیو 4) سے ہوئی، جو آر ایس ایس کے دو دیگر کارکن تھے، جو بھی ان کے ساتھ تھے۔ جب وہ وہاں پہنچے تو وہ وشوناتھن اور راجیش کے ساتھ زخمیوں کو علاج کے لئے اسپتال لے جانے کی ضرورت کے بارے میں بات چیت کر رہے تھے، تو اپیل کنندگان سمیت 15 / 20 افراد کا ہجوم خنجر، لاٹھیوں، لوہے کی سلاخوں اور پتھروں سے لیس ہو کر وہاں آیا اور ان پر حملہ کر دیا۔ اس طرح حملہ کیے جانے پر وہ مختلف سمتوں میں اپنی جان بچانے کے لیے بھاگے۔ جہاں پی ڈبلیو 4 فوری طور پر سانتھا (پی ڈبلیو 6) کے گھر میں داخل ہوا، جو سکھا کے قریب ہے، وہیں متوفی وشوناتھن، پی ڈبلیو 2 اور راجیندرن نے پاروتی (پی ڈبلیو 7) اور کنہیر امن (پی ڈبلیو 8) کے پڑوسی گھر میں پناہ لی۔ آر ایس ایس کے دیگر کارکن قریبی جنگل میں بھاگ گئے۔ ان کا تعاقب کرتے ہوئے مشتعل ہجوم پی ڈبلیو سیون کے گھر آیا اور اسے گھیر لیا۔ اس کے بعد ہجوم نے گھر کی کھڑکیوں پر پتھر پھینکنا اور توڑ پھوڑ شروع کر دی۔ شاید، یہ محسوس کرتے ہوئے کہ وہاں رہنا محفوظ نہیں ہے، وشوناتھن نے دروازہ کھولا اور اپنی جان بچانے کے لیے بھاگ گئے۔ اس کے بعد ہجوم نے وشوناتھن کا پیچھا کیا، جو کوئی دوسرا متبادل نہ ملنے پر کمارن نامی شخص کے گھر میں داخل ہوئے، جو پی ڈبلیوز 7 اور 8 کے گھر سے آدھا کلو میٹر کے فاصلے پر تھا۔ ہجوم نے وہاں اس کا تعاقب کیا اور اسے قتل کرنے کے بعد بے رحمی سے جائے وقوعہ سے غائب ہو گیا۔

(ج) پڑوس کے رہنے والے اشرف (پی ڈبلیو 1) نے والاپٹنم پولیس اسٹیشن جا کر واقعہ کی رپورٹ درج کرائی۔ اس رپورٹ پر ایس آئی ڈومینک (پی ڈبلیو 19) نے سی پی ایم کے نامعلوم ممبروں کے خلاف مقدمہ درج کیا تھا۔ سرکل انسپکٹر آف پولیس جناب پی جئے راج (پی ڈبلیو 21) نے معاملے کی جانچ کی اور سب سے پہلے کمارن کے گھر گئے، وشوناتھن کی لاش کی جانچ کی اور اسے پوسٹ مارٹم جانچ کے لئے بھیج دیا۔ تحقیقات مکمل ہونے کے بعد انہوں نے ابتدائی طور پر آٹھ ملزمین کے خلاف چارج شیٹ داخل کی اور اس کے بعد دیگر چھ کے خلاف ضمنی چارج شیٹ پیش کی۔

3. اپیل کنندگان نے مبینہ جرائم میں ملوث ہونے سے انکار کیا اور دلیل دی کہ انہیں سیاسی دشمنی کی وجہ سے غلط طور پر پھنسایا گیا ہے۔

4. اپنے کیس کی حمایت میں استغاثہ نے ایکس گواہوں سے پوچھ گچھ کی اور ایک کا دفاع کیا۔ استغاثہ کے ذریعے پوچھ گچھ کیے گئے گواہوں میں اشرف (پی ڈبلیو 1)، سنتھا (پی ڈبلیو 6)، محترمہ پاروتی (پی ڈبلیو 7)، کنہیر امن (پی ڈبلیو 8) اور محترمہ سدھا (پی ڈبلیو 9)، کمارن کی بیٹی، جن کے گھر میں وشوناتھن کی موت ہوگئی تھی، اپنے بیان سے مکر گئے اور اپنے کیس کی حمایت نہیں کی۔ اس لئے استغاثہ نے مرلی دھرن (پی ڈبلیو 2)، پرمود (پی ڈبلیو 3)، جے راجن (پی ڈبلیو 4)، راجیش (پی ڈبلیو 5) اور پرساد (پی ڈبلیو 13) کے ثبوتوں پر اپنا کیس برقرار رکھا تاکہ اس واقعہ اور اس میں نامزد افراد کی شرکت کو ثابت کیا جاسکے۔

5. انی کرشنن (ڈی ڈبلیو 1) سمیت مقدمے کی سماعت کے دوران پیش کیے گئے ثبوتوں پر تفصیلی بحث کے بعد ٹرائل کورٹ نے مندرجہ ذیل نتائج درج کیے:

(i) 3 اگست 1989 کی صبح ارولی کے گورنمنٹ ہائی اسکول میں دونوں حریف گروپوں کے طلبہ کے درمیان جھگڑا ہوا، جن میں سے ایک آر ایس ایس اور دوسرا سی پی ایم سے وابستہ تھا۔

(ii) اس واقعہ کے بارے میں سنتے ہی آر ایس ایس کے ایک رہنما وشوناتھن اسکول آئے اور مخالف گروپ کے ہمدردوں کو دھمکیاں اور گالیاں دیں۔

(iii) چند گھنٹوں کے بعد جب وشوناتھن پی ڈبلیوز 2,3,4,5 اور اسکول کے کچھ دیگر طالب علموں اور راجندرن کے ساتھ خنجر، لاٹھیوں، لوہے کی سلاخوں اور پتھروں سمیت مہلک ہتھیاروں سے لیس 20/15 سی پی ایم کارکن اپنے سکھا میں جمع ہو رہے تھے، وہاں آئے اور ان پر حملہ کر دیا۔ اس طرح کے حملے کی وجہ سے پی ڈبلیو 4 کو شدید چوٹیں آئیں، جس میں بائیں اوپری کتے اور بائیں کتے کا فریکچر شامل تھا، اور پی ڈبلیو 2,5 اور راجندرن کو معمولی چوٹیں آئیں۔

(iv) جب وشوناتھن، پی ڈبلیو 2 اور راجندرن نے پی ڈبلیو 7 کے قریبی گھر میں پناہ لی تو ہجوم نے وہاں گھس کر پتھراؤ شروع کر دیا اور دروازوں اور کھڑکیوں کو توڑ کر انہیں گھر سے باہر آنے پر مجبور کیا۔

(v) اپنی جان کو خطرہ لاحق ہونے پر وشوناتھن پی ڈبلیو 7 کے گھر سے باہر نکلا اور کمارن کے گھر میں پناہ لی، ہجوم نے وہاں اس کا پیچھا کیا اور اسے بے رحمی سے پیٹا جس سے باسٹھ جسمانی چوٹیں آئیں، جس کے نتیجے میں اس کی فوری موت ہو گئی۔ اور

(vi) پانچ اپیل کنندگان سمیت دس ملزمین اس مشتعل ہجوم کے رکن تھے جس نے مذکورہ بالا جرائم کا ارتکاب کیا تھا۔

5۔ ثبوتوں کا از سر نو جائزہ لیتے ہوئے عدالت عالیہ نے پایا کہ پی ڈبلیو 13، جس نے کمارن کے گھر کے اندر سے وشوناتھن کی لاش لانے اور اسے اس کے برآمدے میں رکھنے کے لئے مشتعل ہجوم کو دیکھا تھا، ناقابل بھروسہ تھا اور اس کے مطابق اسے اس کے غور سے باہر چھوڑ دیا۔ تاہم دیگر چار عینی شاہدین یعنی ڈاکٹر اور تفتیشی افسر پی ڈبلیوز 2، 3، 4 اور 5 کے شواہد پر بھروسہ کرتے ہوئے عدالت عالیہ نے ٹرائل کورٹ کے مذکورہ بالا تمام نتائج سے اتفاق کیا اور دیگر پانچ مجرموں کو ان کی شرکت کے بارے میں شکوک وشبہات کا فائدہ دیا۔

6. مذکورہ بالا نتائج سے یہ واضح ہے کہ صبح اسکول میں جو واقعہ پیش آیا اور اس کے فوراً بعد وشوناتھن نے جو کردار ادا کیا، اس نے سی پی ایم کارکنوں کے گروپ کو عام طور پر آر ایس ایس کارکنوں اور خاص

طور پر وشوناتھن پر حملہ کرنے کے مقصد کے طور پر کام کیا۔اس پس منظر میں جب ان کے پاس جو ہتھیار تھے اور جس طرح انہوں نے آر ایس ایس کارکنوں کو پیٹنا شروع کیا، انہیں ایک گھر سے دوسرے گھر تک پیچھا کیا جہاں انہوں نے پناہ لی اور آخر کار وشوناتھن کو قتل کر دیا، اس میں کوئی شک نہیں ہوسکتا کہ ان کا مشترکہ مقصد ان کا قتل کرنا اور ان کے پیروکاروں کو زخمی کرنا تھا اور اس مشترکہ مقصد پر مقدمہ چلانے میں انہوں نے قتل کیا اور اس کا سبب بنا پی ڈبلیوز 2، 4 اور 5 کو چوٹیں۔

7. اگلا اور اہم سوال یہ ہے کہ کیا مندرجہ ذیل عدالتوں کے مشترکہ نتائج کہ اپیل کنندگان مذکورہ بالا جرائم کے مجرم تھے، مناسب ہیں یا نہیں۔اس سوال کا جواب تلاش کرنے کے لئے ضروری ہوگا کہ چار عینی شاہدین کے شواہد کا حوالہ دیا جائے، یعنی پی ڈبلیوز 2، 3، 4 اور 5 جو ذیل کی عدالتوں نے قابل اعتماد پائے ہیں۔ان میں سے پی ڈبلیوز 3، 4 اور 5 نے تمام پانچ اپیل کنندگان کی شناخت ہجوم کے ارکان کے طور پر کی جس نے ان میں سے دو (پی ڈبلیوز 4 اور 5) اور راجندرن پر شاکا میں حملہ کیا اور ان پر حملہ کیا۔تاہم وہ اس بارے میں کوئی روشنی نہیں ڈال سکے کہ اس کے بعد کیا ہوا کیونکہ وہ بھاگ گئے۔لہٰذا، واقعے کے بعد کے حصے کو ثابت کرنے کے لئے، استغاثہ پی ڈبلیوز 2 اور 13 کے ثبوتوں سے پیچھے ہٹ گیا۔چونکہ پی ڈبلیو 13 کے ثبوت کو عدالت عالیہ نے ناقابل اعتبار پایا تھا (ہماری رائے میں جائز وجوہات کی بنا پر) ہم ان کے ثبوت کو اپنے غور سے باہر چھوڑ دیتے ہیں۔اس سے ہمیں پی ڈبلیو 2 کے ثبوت ملتے ہیں، جس پر دونوں عدالتوں نے بھروسہ کیا تھا، خاص طور پر، کیونکہ وہ ان لوگوں میں سے ایک تھے جنہیں ہجوم کے ہاتھوں چوٹیں آئیں۔اس کے ثبوت وں کا مطالعہ کرنے کے بعد ہمیں بھی اس سے انکار کرنے کی کوئی وجہ نظر نہیں آتی۔ان کا ثبوت پی ڈبلیوز 3، 4 اور 5 کے ثبوتوں کی مکمل طور پر تصدیق کرتا ہے کہ تمام اپیل کنندگان اس غیر قانونی اجتماع کے ممبر تھے جس نے شاکا میں ان پر حملہ کیا تھا، اور مزید ثابت کرتا ہے کہ انہوں نے ان کا، وشوناتھن اور راجندرن (جن سے پوچھ گچھ نہیں کی جاسکی کیونکہ وہ اس جگہ سے چلے گئے تھے اور ان کے ٹھکانے کا پتہ نہیں تھا) پی ڈبلیو 7 کے گھر تک پیچھا کیا۔ اس میں توڑ پھوڑ کی، اور ان پر پتھر پھینکے اور جب وشوناتھن گھر سے باہر نکلا، تو انہوں نے اس کا پیچھا کیا۔تاہم جرح میں انہوں نے کہا کہ پی ڈبلیو 7 کے گھر کو گھیرنے والے سبھی افراد وشوناتھن کے پیچھے کمارن کے گھر نہیں گئے تھے، جہاں جیسا کہ پہلے ہی دیکھا جا چکا ہے، وشوناتھن کی ہولناک موت ہوئی۔ پی ڈبلیو 2 کے

مذکورہ بالا بیان کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ حتمی نتیجہ اخذ نہیں کیا جاسکتا کہ پانچ اپیل کنندگان بھی اس غیر قانونی اجتماع کے رکن رہے جو کمارن کے گھر گئی اور وشوناتھن کو قتل کر دیا۔کسی غیر قانونی اجتماع کے ذریعہ کیے گئے کسی خاص جرم کے لئے کسی شخص کو آئی پی سی کی دفعہ 149 کے تحت ذمہ دار ٹھہرانے کے لئے یہ حتمی طور پر ثابت کرنا ضروری ہے کہ وہ اس جرم کے ارتکاب کے وقت غیر قانونی اجتماع کا رکن تھا۔دوسرے لفظوں میں، اگر ملزم جرم کے ارتکاب سے پہلے غیر قانونی اجتماع کا رکن نہیں رہ جاتا ہے تو اسے دفعہ 149 آئی پی سی کی مدد سے جرم کے لئے ذمہ دار نہیں ٹھہرایا جاسکتا ہے. چونکہ فوری معاملے میں اس امکان کو خارج نہیں کیا جاسکتا ہے کہ اپیل کنندگان نے متوفی کا پیچھا نہیں کیا ہوگا، جب ہجوم کے دیگر ارکان کمارن کے گھر گئے اور اسے قتل کر دیا، تو مناسب طور پر خارج نہیں کیا جاسکتا (پی ڈبلیو 2 کے پہلے بیان کے پیش نظر) وہ قتل کے لئے اپنی ذمہ داری کے بارے میں معقول شک کا فائدہ اٹھانے کے حقدار ہیں۔لہذا ثابت شدہ حقائق اور حالات میں اپیل کنندگان کے خلاف صرف یہ نتیجہ اخذ کیا جاسکتا ہے کہ وہ ایک غیر قانونی اجتماع کے رکن تھے جس نے وشوناتھن کے قتل اور آر ایس ایس کے دیگر کارکنوں پر حملہ کرنے کا مشترکہ مقصد شیئر کیا تھا اور یہ کہ اپنے مشترکہ مقصد کو آگے بڑھاتے ہوئے انہوں نے مجرمانہ طور پر پی ڈبلیو 7 کے گھر میں گھس کر ان کے قتل کی کوشش کی تھی۔نتیجتاً، وشوناتھن کے قتل کے لئے آئی پی سی کی دفعہ 302 / 149 کے تحت اپیل کنندگان کی سزا کو برقرار نہیں رکھا جا سکتا ہے، لیکن وہ پی ڈبلیو 7 کے گھر میں وشوناتھن کے قتل کی کوشش کرنے کے لئے دفعہ 307 اور دفعہ 149 آئی پی سی کے تحت جرم کے ذمہ دار ہوں گے۔

8. جہاں تک ان کی دیگر سزاوں کا تعلق ہے، ٹرائل کورٹ اور اس معاملے میں عدالت عالیہ کو بھی اس حقیقت کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ اپیل کنندگان دفعہ 147 اور 449 آئی پی سی کے تحت جرائم کے مجرم ہیں، انہیں دفعہ 143 اور 447 آئی پی سی کے تحت قصوروار ٹھہرانے کا سوال ہے، جو بالترتیب سابقہ دو جرائم کے سلسلے میں معمولی جرم تھے۔ پیدا نہیں ہوا۔تاہم آئی پی سی کی دفعہ 427 / 149 کے تحت پی ڈبلیو 7 کے گھر میں فساد برپا کرنے، دفعہ 324 / 149 آئی پی سی کے تحت پی ڈبلیو 5 کو تیز کاٹنے کے آلے سے نقصان پہنچانے اور 326 / 149 آئی پی سی کے تحت مہلک ہتھیاروں سے پی ڈبلیو 4 کو شدید چوٹ پہنچانے پر سزا کو برقرار رکھا جانا چاہیے۔

9. مندرجہ بالا نتائج پر، ہم نے دفعہ 143، 447 اور 302 اور دفعہ 149 آئی پی سی کے تحت اپیل کنندگان کی سزاوں اور جرائم کو کالعدم قرار دیا لیکن ان سبھی کو دفعہ 307 / 149 آئی پی سی کے تحت قصوروار ٹھہرایا اور ان میں سے ہر ایک کو 7 سال قید بامشقت کی سزا سنائی۔ ہم دفعہ 147، 324 / 149، 427 / 149 اور 449 / 149 آئی پی سی کے تحت ان کی سزاوں اور جرائم کو بھی برقرار رکھتے ہیں۔ ان کے تمام بنیادی جملے بیک وقت چلیں گے۔

10. اس طرح اپیلوں کو نمٹا دیا جاتا ہے۔

وی ایس ایس

اپیلیں نمٹا دی گئیں۔